سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمالات ومحاسن خیر الامم ؐ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حبالله (آلایۃ ۔سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اور جولوگ ایمان لاتے ہیں ان میں اللہ کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

وعن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اپنے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

مخلوق خدا پر شفقت ورحم کی ہدایات:

نہ صرف خود پیکرِ رحمت وشفقت بلکہ پوری انسانیت کو دوسرے کے ساتھ رحم وکرم سے پیش آنے کی تلقین فرماتے ہیں: عن عبدالله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ الراحمون یرحمهم الرحمان ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء (ابوداؤد وترمذی)

عبداللہ بن عمر روایت کررہے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مخلوقِ خدا پر رحم وشفقت کرنے والوں پر رحمان کی رحمت نازل ہوتی ہے اس لئے تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو (جس کے نتیجہ میں) تم پر وہ (ذات یعنی رب العزت) رحم فرمائے گا جو آسمان میں ہے۔''

حضورؐ کی شفقت رحمت عامہ تھی:

رحمتِ عالمؐ نے حدیث مذکورہ میں کلمہ "من" ذکر فرمایا علماء وطلباء جانتے ہیں کہ یہاں من کا معنی عموم کے لئے ہے۔ من فی الارض کے ضمن میں سارے جاندار وغیر جاندار' انسان خواہ قوی ہو یا ضعیف' صحت مند ہو یا مریض۔ دولت مند ہو یا فقیر ولاچار مسلمان ہو یا غیر مسلم' مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا سفید ہو یا کالا وغیرہ وغیرہ تمام اجناس اس میں شامل ہیں البتہ غیر مسلم کے ساتھ رحم کرنے کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ وہ کفر وفسق وفجور کی وجہ سے جہنم کے جن اندھیروں میں گرنے والا ہے اس کو ایمان وصراط مستقیم کے ترغیب دے کر بچایا جاسکتا ہے اور اس سے بڑھ کر رحمت

ورأفت اور کیا ہوسکتی ہے۔

جود وسخا: جود وسخا کا یہ حال کہ روئے زمین پر تمام لوگوں میں ان سے بڑھ کر کوئی سخی نہ تھا، خود فقر وفاقہ کے زندگی کو ترجیح دی اور لوگوں کو عطا یا دینے میں بڑے بڑے سخیوں کی سخاوت ان کے عطا کے سامنے ہیچ تھی۔ کبھی کسی سائل کے سوال پر انکار نہ کیا جود وسخاوت کے وہ مثال قائم کئے کہ قیامت تک آنے والے لوگ اس کی نظیر قائم نہیں کرسکتے اگر جود وسخا کے واقعات کو سنانا شروع کیا جائے تو طویل وعریض وقت میں ان کا احاطہ کرنا بھی مشکل ہے۔ مثال کے طور پر

عن جابر قال ماسئل رسول الله ﷺ قط فقال لا (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے سوال کیا ہو اور آپؐ نے اس سے انکار کردیا ہو''

حضورؐ کی عطاء سے فقر، استغناء سے بدل جاتا ہے:

آپ نے سخاوت کے وہ مظاہرے فرمائے کہ خود سائل کے گمان وتصور میں نہ ہوتا کہ جس سے مانگا جارہا ہے وہ مطلوبہ چیز سے بھی بے حد بڑھ کردے گا۔ اگر وقتی طور پر دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو نہ حاجتمند کو انکار کرتے اور نہ ٹرخاتے بلکہ مطلوبہ چیز دستیاب ہونے تک انتظار کا فرما کر وہ وعدہ ضرور پورا فرماتے۔ سائل کے سوال پر جب دیتے جو کچھ موجود ہوتا سب دے دیتے اپنے لئے بعد اور کل کی فکر قطعاً نہ کرتے۔

عن انس ان رجلاً سئال النبی ﷺ غنماً بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ، فقال ای قوم اسلموا فو الله ان محمداً لیعطی عطاء مایخاف الفقر (مسلم)

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے اتنی بکریاں دو جو دو پہاڑوں کے درمیانی جگہ کو بھردیں پس اس کو اتنی ہی بکریاں عطا فرمادیں۔ وہ شخص جب اس کے بعد اپنی قوم میں آیا تو اپنے لوگوں کو کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اسلام قبول کرلو خدا کی قسم محمدؐ اتنا دیتے ہیں کہ فقر وافلاس سے بالکل نہیں ڈرتے۔''

اسی وصفِ حمیدہ کا اثر تھا کہ سائل نے واپس جا کر اپنے قوم کو بھی دائرہ اسلام میں شامل ہونے کی دعوت دی کہ وہ نبی تو توکل وسخا کے ایسے مقام پر فائز ہے کہ جو کچھ ساتھ ہو لوگوں کو دے کر کل کی فکر ہی اسے نہیں۔

بہادری اور شجاعت: شجاعت وبہادری میں یکتائے زمانہ تھے۔ خطرناک ترین معرکوں میں بھی گھبراہٹ، پریشانی کے آثار ان پر نمودار نہ ہوئے غزوہ حنین میں کفار نے تیروں کی بارش کر کے حضورؐ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی، وقتی طور پر صحابہ کرامؓ میں بھی ہیجانی قوت پیدا ہوئی مگر قربان جایئے سرور کونین صلعم پر سواری سے اتر کر اللہ کے حضور گڑگڑانے لگے دعا فرما کر مٹھی بھر مٹی لے کر حضورؐ پر حملہ آور ہونے والوں کی طرف پھینک دی۔ اللہ کے شان کریمانہ کو

دیکھئے تمام دشمنوں کی آنکھیں خاک سے بھر کر ذلیل خوار ہوئے اس اندوہناک موقع پر بھی سید الانبیاء کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہ آئی۔

شجاعت نبوی کا بے نظیر واقعہ:

آپؐ کے جود وسخا، حسن اور شجاعت کے بارے میں آپ کے خادم خاص، جو صاحب الوسادہ والنعلین تھے، فرماتے ہیں:

وعن انس قال کان رسول الله صلعم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اھل المدینة ذات لیلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلھم النبی ﷺ قد سبق الناس الی الصوت وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا وھو علی فرس لابی طلحه عری ماعلیه سرج وفی عنقه سیف فقال لقد وجدته بحرا (بخاری ومسلم)

''حضرت انس کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ خوبصورتی، سخا، شجاعت و بہادری (یعنی اوصاف جمیلہ واخلاق حسنہ) میں دنیا کے تمام لوگوں سے اکمل وافضل تھے ایک رات مدینہ کے رہنے والے ایک ہیبت ناک آواز سن کر ڈر گئے۔ لوگ جمع ہوکر جس طرف سے وہ خوفناک آواز آئی اسی طرف روانہ ہوئے وہاں پہونچ کر انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ ان کے سامنے پہلے سے موجود ہیں۔ آنحضرت یہ آواز سن کر سب سے پہلے اکیلے گھر سے نکل کر اس سمت کو روانہ ہوئے تھے اور تمام لوگوں کو اطمینان دلانے کے لئے فرمارہے تھے۔ ڈرومت، ڈرومت کوئی خطرہ نہیں۔ اس وقت حضورؐ ابی طلحہ کو ایسے گھوڑے پر سوار تھے جس پر زین تک نہ تھی۔ آپؐ کے گلے میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز رو پایا''

غزوات میں دشمن کے سب سے نزدیک آپؐ ہی ہوتے۔ صحابہ میں جو حضرات جنگوں کے موقع پر حضورؐ کے بہت قریب ہوتے لوگ اسے بہادر ترین جوانمردوں میں شمار کرتے اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ محمد عربیؐ کتنے بہادر و نڈر تھے کیونکہ دشمنوں کا نشانہ اول آپ ہی تھے اس کے باوجود صف اول میں مقابلہ کے لئے موجود تھے۔

مرقع حسن وجمال:

بے شمار کمالات ومحاسن میں سے ایک امتیازی کمال جسدِ اطہر کا ظاہری حسن وجمال کی انتہا کو پہونچنا تھا۔ تمام مخلوقات میں ان جیسے حسین وجمیل فرد کے موجود ہونے کا تصور بھی محال ہے۔ حسن سیرت کے ساتھ ساتھ رب العزت نے حسنِ صورت کی تمام رعنائیوں سے آپ کو نوازا تھا۔ حضور ﷺ کے بارے میں کافر شعراء کے اشعار مذمومہ کے جواب میں مدح خوانِ رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابتؓ منبر پر بیٹھ کر اپنے اشعار کے ذریعہ حضور کی شان میں اشعارِ مدحیہ کے ذریعہ کفار کا توڑ فرماتے۔ اسی حسانؓ ہی نے اپنے دو شعروں میں حضورؐ کے حسن وجمال کو ایسے جامع اور فصیح و بلیغ انداز سے پیش کیا جو حقیقت میں سمندر کو کوزے کے اندر بند کرنے کے مصداق ہیں۔ فرماتے ہیں:

و احسن منک لم ترقط عینی　　و اجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرأ من کل عیب　　کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ: ''میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ کبھی کوئی خوبصورت نہیں دیکھا۔ عورتوں میں کسی عورت نے آپ سے زیادہ جمیل کو نہیں جنا۔ (خلاصہ یہ ہے کہ) آپ کو ہر عیب سے خالی وصاف پیدا کیا گیا (گویا) جیسے آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے۔''

احادیث کی کتابوں میں حضورؐ کے اخلاق عالیہ، ظاہری وباطنی کمالات وخوبیوں پر مشتمل احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ شمائل النبی ﷺ کے نام سے موجود ہے۔ جس میں صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے خوبصورت انداز میں آپ ﷺ کے انوار وجمال کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ حضورؐ کے بدن اقدس کی ساخت، رفتار، رعب ودبدبہ، خوبصورتی وغیرہ کے مختلف زاویوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ جیسا شخص نہ تو میں نے آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد دیکھا۔

بدرِ کامل سے زیادہ حسین:

حضرت جابر بن سمرہؓ حضورؐ کے حسن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عن جابر بن سمرہ قال رأیت النبی ﷺ فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ ﷺ و القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذاھوا حسن عندی من القمر (ترمذی) ''حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں چاندنی رات کو نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا تھا کبھی حضورؐ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا (کہ ان میں کون زیادہ خوبصورت ہے) اس وقت آپ نے سرخ وسفید دھاری دار لباسؐ زیب تن کیا ہوا تھا۔ (فرماتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ آپ کا حسن وجمال چاند سے کہیں زیادہ تھا۔

حضور اکرمؐ سے احادیث کا سب سے زیادہ ذخیرہ بیان کرنے والے جلیل القدر صحابی حضرت ابی ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے زیادہ حسین وجمیل کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک سورج ہے جو آپ کے چہرہ اقدس سے جلوہ افروز ہو رہا ہے۔

شیخ سعدیؒ کا خراج عقیدت:

عاشق وثنا خوانِ رسولؐ نے کس خوب انداز میں اپنے محبوب کی خوبیوں کا نقشہ کھینچ کر اپنے عشق وعقیدت کا اظہار فرمایا ہے۔

یا صاحب الجمال ویا سید البشر　　من وجھک المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضورؐ اعلم الخلائق تھے۔

علم کے اعتبار سے ذات باری نے اس شان سے نوازا کہ اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ اعلم الخلائق تھے۔ تمام انسانوں اور ملائکہ میں سب سے زیادہ علم آپ کو دیا گیا۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے علم کے مقابلہ میں ساری مخلوقات کے علم کا تناسب ایسا ہے جو نسبت ایک قطرہ پانی کو سمندر سے ہے۔ یہ بات اپنی جگہ یقینی ہے کہ اللہ کے علم کے مقابلہ میں حضورؐ کے علم کی مثال سمندر کے سامنے قطرے کی ہے۔ اس میں شک وشبہ کی گنجائش بھی نہیں کیونکہ اللہ خالق، تمام کمالات وخوبیوں کا مالک وسرچشمہ، مخلوق کو اپنے بعض کمالات کا مظہر بنانے والا تو جیسے اس کی ذات ہر چیز سے بلندو بالا اس کے اوصاف بھی مخلوق کی صفات سے اعلیٰ وارفع ہوں گے۔ جہاں تک مخلوقات کا تعلق ان میں ملائکہ، انبیاء کرام، اولیاء عظام وغیرہ میں سب سے زیادہ علم آپ کو دیا گیا۔ تمام علوم میں انتہا کو پہنچ چکے تھے۔ خود ختم الرسل صلعم کا ارشاد ہے کہ اوتیت علم الاولین و الاخرین "یعنی تمام اگلے پچھلے علوم مجھ کو دیئے گئے گویا اتنے بڑے عالم تھے کہ دنیا میں اسکی مثال ہی نہیں۔ معلم بھی رب ذوالجلال جس کے ساتھ نہ کوئی شریک ہے اور نہ اسکا کوئی مثل اس کے علوم بھی لامتناہی، ان علوم کے احاطہ وشمار کرنے کا تصور بھی محال، اس ذات اقدس نے بغیر کسی انسانی واسطہ کے ختم الرسلؐ جو انبیاء کے سردار، رحمۃ للعالمین ہیں کو اپنے علوم واسرار ورموز سے براہ راست نوازکرفرمایا: وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما

ترجمہ: اللہ نے تم کو وہ چیزیں سکھادیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

معلم اتنی عظیم ہستی تو اس کے متعلم کے علمی عظمت کا آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہ عروج وکمال کے آخری سرحدات کو پہونچ کر باقی مخلوقات بھی اس کمال میں اس کے سامنے ہیچ ہوں گی۔

علمی جلالت قدر:

حضور کے جلالتِ علمی کے لئے قرآنی آیات اور احادیث مطہرہ کا مطالعہ اور ان میں غور وفکر ہی کافی ہے۔ قرآنی آیات سے احکام الٰہی کا استخراج، آیات کے اسرار ورموز کی گہرائیاں، علوم ومعارف کا استنباط وبیان رحمت دو عالم ﷺ کے علم بے مثال کا طرہ امتیاز وکارنامہ ہے اور پھر احادیث مبارکہ جس کے بغیر قرآن کی سمجھ تو دور کی بات ہے عقیدہ اخلاق واعمال سب کے سب عقدہ، لاینحل بن جاتے۔ آپ کی زبانِ اقدس سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ وجملہ علوم ومعارف کے عظیم ذخیرہ کی حیثیت سے رہتی دنیا کے محدثین، فقہاء علماء اور محققین ان کے عجائبات ونکات تک پہونچنے میں مصروف عمل ہیں۔ آخر میں ہر ایک "حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا" کا اقرار کرکے آپ کے وحی غیر متلو یعنی احادیث شریفہ کی عظمت وخزینہ علم ومعرفت کا معترف ہوجاتا ہے۔